

۳۔ شرح : ہم نے مانا کہ تم بشر نہیں ہو، بلکہ سورج اور چاند ہو، لیکن سوال یہ ہے کہ کیا سورج اور چاند بھی بے گناہوں کو مارتے ہیں اور لوگوں کا حق نہیں پہچانتے ؟

مطلب یہ ہے کہ بے گناہ کو مارنا اور حق نہ پہچاننا محبوب کی خاص صفیتیں ہیں۔ مرزا کہتے ہیں کہ محبوب حسن و جمال کے بل پر سورج اور چاند ہونے کا مدعی بن گیا۔ سوال یہ ہے کہ کیا سورج اور چاند میں بھی وہ صفیتیں موجود ہیں جو محبوب کا خاصہ ہیں ؟

۴۔ شرح : محبوب کے نقاب میں ایک تار ابھرا ہوا نظر آتا ہے۔ بدگمانی عاشق کا خاصہ ہے۔ اسے فوراً خیال ہوا کہ مبادا یہ کسی کی نگاہ ہو، جو عین نقاب پر آکر جم گئی ہے اور اسی غم کے مارے عاشق مرا جا رہا ہے۔

۵۔ شرح : خواجہ حالی فرماتے ہیں :

” اس شعر میں ازراہ تہذیب اس کام کا ذکر نہیں کیا، جس کے کرنے کے لیے مسجد و مدرسہ و خانقاہ کو مساوی قرار دیتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ میکہ، جہاں حریموں کے ساتھ شراب پینے کا لطف تھا، جب یہی چھٹ گیا تو اب مسجد مل جائے تو اور مدرسہ و خانقاہ ہاتھ آجائے تو سب جگہ پی یعنی برابر ہے۔ مسجد وغیرہ کی تخصیص ازراہ شوخی کی گئی ہے۔ یعنی یہ مقامات، جو اس شغل کے بالکل لائق نہیں ہیں، وہاں بھی میکہ چھٹنے کے بعد پی لینے سے انکار نہیں ہے اور شراب پینے کی تصریح نہ کرنا عین مقتضائے بلاغت ہے۔“

جو مقام شراب نوشی کا مرکز تھا، جہاں پینے کی تمام لذتیں مہیا تھیں، جب وہی ہاتھ سے نکل گیا تو اب کسی خاص جگہ کی قید کیا ہے ؟ جہاں بھی موقع ملے، پی لینے سے انکار نہیں۔ مسجد، مدرسہ اور خانقاہ تینوں ایسے مقام ہیں